آدم علیہ الصلاۃ والسلام اور عبدالحارث نام رکھنے کے تعلق سے ایک ضعیف روایت

فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ المتوفی سن 1421ھ
(سابق سنئیر رکن کبار علماء کمیٹی، سعودی عرب)
ترجمہ: طارق علی بروہی

مصدر: القول المفید شرح کتاب التوحید.
پیشکش: توحیدِ خالص ڈاٹ کام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کتاب التوحید میں باب قائم کرتے ہیں:

ارشادِ الہی ہے:

﴿فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾ (الاعراف:190)

(جب اللہ تعالی نے انہیں صحیح وتندرست بچہ دیا تو انہوں نے اس عطاء میں دوسروں کو اس کا شریک ٹھہرادیا۔ پس اللہ تعالی اس سے بہت بلند ہے جسے وہ شریک بناتے ہیں)

اور مذکورہ بالا آیات کی تفسیر میں ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"جب آدم علیہ الصلاۃ والسلام نے انہیں (حواء) کو ڈھانک کیا، تو انہیں حمل ٹھہر گیا۔ پس ابلیس ان دونوں کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں وہی ہوں جس نے تمہیں جنت سے نکالا۔ تم دونوں میری بات مانو ورنہ میں ضرور اس (ہونے والے بچے) کے سر پر بارہ سینگا کے دو سینگ بنادوں گا جن کی وجہ سے یہ بچہ تمہارا پیٹ چیر کر نکلے گا۔ میں یہ ایسا ضرور کردوں گا کہہ کہ کرانہیں خوب ڈرایا دھمکایا اور کہا تم اس بچے کا نام عبدالحارث رکھنا۔ لیکن ان دونوں نے اس کی بات نہ مانی تو بچہ مردہ پیدا ہوا۔

پھر وہ دوبارہ حاملہ ہوئیں تو شیطان پھر دونوں کے پاس آیا اور پھر دونوں کے سامنے وہی بات کہی۔ اس دفعہ بچے کی محبت نے انہیں مجبور کردیا تو انہوں نے آخرکار اس کا نام عبدالحارث رکھ دیا۔ اور اللہ تعالی کے اس فرمان: ﴿جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا﴾ (تو انہوں نے اس عطاء میں دوسروں کو اس کا شریک ٹھہرادیا) سے یہی مراد ہے"۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا

ہے[1]۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

یعنی آدم وحواء علیہما السلام کو خوف ہوا کہ کہیں وہ حیوان یا جن یا اس کے علاوہ کوئی مخلوق نہ بن جائے۔

اس قسم کا معنی الحسن نے بھی بیان کیا: لیکن صحیح بات یہ ہے کہ الحسن رحمہ اللہ نے تو یہ فرمایا ہے کہ:

”بے شک اس آیت سے مراد آدم وحواء علیہما السلام کے علاوہ کوئی ہیں، بلکہ اس سے مراد بنی آدم میں سے مشرکین ہیں“۔

جیسا کہ اس بات کو ابن کثیر رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں بیان فرمایا ہے۔ اور فرمایا:

”جہاں تک ہماری بات ہے، تو ہم اس بارے میں امام حسن بصری رحمہ اللہ کے ہی مذہب پر ہیں، اور یہ کہ یقیناً اس سیاق کے ساتھ اس سے مراد آدم وحواء علیہما السلام مراد نہیں ہیں، بلکہ اس سے بس ان کی اولاد میں سے مشرکین مراد ہیں“[2]۔

دراصل یہ قصہ مختلف وجوہات کی بنا پر باطل ہے:

پہلی وجہ: بلاشبہ اس بارے میں کوئی صحیح خبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے، حالانکہ یہ ایسی خبر میں سے ہے جسے وحی کے علاوہ کسی چیز سے نہیں لیا جاسکتا۔ اور امام ابن حزم رحمہ اللہ اس قصے سے متعلق فرما چکے ہیں کہ:

”بلاشبہ یہ روایت خرافات، جھوٹی اور من گھڑت ہے“۔

دوسری وجہ: اگر واقعی یہ قصہ آدم وحواء علیہما السلام کے متعلق ہوتا تو پھر ان کا حال دو میں سے ایک ضرور ماننا ہوگا: یا تو انہوں نے اس شرک سے توبہ کرلی تھی یا پھر اسی پر ان کی موت واقع ہوئی تھی۔ اگر ہم یہ کہیں کہ: اسی پر ان کی موت واقع ہوئی تھی، پھر تو یہ بعض زندیقوں کے قول سے بھی بڑی بات ہوگی کہ وہ کہتے ہیں:

إذا ما ذكرنا آدما وفعاله　　　وتزويجه لابنيه بنتيه بالخنا

علمنا بأن الخلق من نسل فاجر　　　وجميع الخلق من عنصر الزنا

---

1 أخرجه إبن أبي حاتم كما فى تفسير إبن كثير 275/2، و سعيد بن منصور 1387/2.

2 حوالہ پہلے گزر چکا ہے۔

جو کوئی اس بات کا قائل ہے کہ انبیاء علیہم السلام میں سے کسی کی موت شرک پر بھی ہوسکتی ہے تو اس نے عظیم ترین جھوٹ باندھا ہے۔ اور اگر کہیں کہ ان دونوں نے شرک سے توبہ کرلی تھی تو پھر اللہ تعالی کی حکمت، عدل ورحمت کے یہ لائق شان نہیں کہ ان کی غلطی کا تو ذکر فرمائے لیکن اس سے توبہ کا نہیں۔ لہذا یہ غایت درجے محال بات ہے کہ اللہ تعالی آدم وحواء علیہما السلام کی وہ غلطی ذکر فرمائے جس سے وہ تائب ہوچکے ہیں، لیکن ان دونوں کی توبہ ذکر نہ فرمائے۔ جبکہ اللہ تعالی جب اپنے انبیاء ورسل علیہم السلام میں سے کسی کی کوئی غلطی ذکر فرماتا بھی ہے تو ان کی اس سے توبہ کا بھی ذکر فرمادیتا ہے جیسا کہ خود آدم علیہ الصلاۃ والسلام کے قصے میں جب انہوں نے اور ان کی زوجہ نے اس ممنوعہ پیڑ میں سے کھالیا تھا، پھر وہ اس سے توبہ کرچکے تھے۔

تیسری وجہ: بے شک انبیاء کرام علیہم السلام شرک سے پاک ومعصوم ہیں، اس پر علماء کرام کا اتفاق ہے۔

چوتھی وجہ: حدیث شفاعت میں یہ بات ثابت ہے کے جب لوگ (میدان محشر میں) آدم علیہ الصلاۃ والسلام کے پاس شفاعت طلب کرنے آئیں گے تو وہ اپنا ممنوعہ پیڑ کے کھالینے کا عذر بیان کرکے معذرت چاہیں گے جو کہ معصیت تھی۔ اگر ان سے شرک واقع ہوا ہوتا تو وہ اس کے بجائے اسے بطور عذر پیش کرنا زیادہ قوی، اولیٰ اور لائق تھا۔

پانچویں وجہ: اس قصے میں ہے کہ شیطان ان کے پاس آیا اور کہا: ”میں ہی تمہارا وہ دشمن ہوں جس نے تمہیں جنت سے نکلوایا“ حالانکہ ایسی بات کوئی ایسا شخص کیسے کرسکتا ہے جسے بہکانا مقصود ہو، بلکہ وہ تو ایسی باتیں کرتا ہے جو انہیں اس کی بات ماننے کے زیادہ قریب کرے۔ پس اگر وہ یہ کہتا ہے کہ: ”میں ہی تمہارا وہ دشمن ہوں جس نے تمہیں جنت سے نکلوایا“ تو پھر انہیں علم یقین ہوجانا چاہیے تھا کہ بے شک یہ ان دونوں کا دشمن ہے، اور کسی بھی صورت وہ اس کی بات ماننے کو تیار نہ ہوتے۔

چھٹی وجہ: اس قصے میں شیطان کے اس قول: ”میں اس بچے کے بارہ سینگا کے دو سینگ بنادوں گا“ کے بارے میں یہی صورت ہوسکتی ہے کہ: یا تو وہ اس کی تصدیق کریں کہ واقعی اس بچے کے ساتھ وہ یہ کرسکتا ہے بایں صورت تو یہ ربوبیت میں شرک ہوا، کیونکہ بے شک اس بات پر اللہ تعالی کے سوا کوئی قادر نہیں۔ بصورت دیگر انہوں نے اس کی تصدیق نہیں کی ہوگی تو پھر یہ ناممکن ہے کہ وہ اس کا یہ قول قبول کرتے جبکہ وہ اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ یہ ایسا کرہی نہیں سکتا!

ساتویں وجہ: آیت کے آخر میں اللہ تعالی کا فرمان:

﴿فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾

(پس اللہ تعالی بہت بلند ہے اس سے جسے وہ اس کا شریک بناتے ہیں)

میں جمع کی ضمیر ہے، اگر اس سے مراد آدم وحواء علیہما السلام ہوتے تو کہا جاتا: "عما یشرکان"۔

چناچہ یہ وجوہات ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ یہ قصہ اپنی بنیاد سے ہی باطل ہے، اور بے شک جائز نہیں کہ آدم وحواء علیہما السلام کے تعلق سے یہ اعتقاد رکھا جائے کہ ان سے کسی بھی حال میں شرک سرزد ہوا تھا۔ اور اہل علم کا اتفاق ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام شرک سے پاک اور بری ہیں۔ اس وجہ سے اس آیت کی تفسیر وہی ہوگی جو ہم نے پہلے ذکر کی کہ یہ ان بنی آدم کی طرف لوٹتی ہے جو حقیقی طور پر شرک کرتے ہیں، کیونکہ ان میں سے کچھ مشرک ہیں اور کچھ توحید پرست ہیں۔

تصدیق نامہ

مندرجہ بالا مواد توحیدِ خالص ڈاٹ کام کی جانب سے نظر ثانی کیا گیا ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس میں کتاب وسنت اور فہم سلف صالحین کے مخالف کوئی بات مندرج نہیں۔ آپ اگر ٹائپنگ وغیرہ میں کوئی بھی غلطی محسوس کریں تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اسی طرح سے اگر ترجمے میں کسی بھی قسم کی غلطی، تضاد، نقص یا ابہام پائیں، یا پھر اصل عربی متن کے مقتضی کے خلاف کوئی اور معنی ومفہوم بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہو، یا پھر تیار کردہ مواد میں کوئی بھی بات قرآن وسنت اور فہم سلف صالحین کے خلاف ہو تو ضرور ہمیں مطلع فرمائیں

info@tawheedekhaalis.com اور براہ مہربانی غلطی کی نشاندہی مکمل حوالے کے ساتھ کی جائے تاکہ فوری اصلاح ممکن ہو۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ہم میں سے کوئی آپ کے دینی مسائل کا جواب یا فتوی دینے کا مجاز نہیں بلکہ اس سلسلے میں علماء کرام سے براہ راست رابطہ کیا جائے۔ البتہ اگر آپ کے پاس کوئی مفید تجاویز ہوں تو ہم اس پر ضرور غور کریں گے۔